Roll No...

Total No. of Questions : **12**] [*Total No. of Printed Pages* : **8**

APMA-315

M.A. (Previous) Examination, 2023

URDU

Paper–III

[Prose (Dastan, Novel, Short Story and Drama)]

*Time : **3 Hours***] [*Maximum Marks : **100***

SECTION–A

Note : Answer all ten questions (Answer limit 50 words). Each question carries 2 marks. **(2 × 10 = 20)**

(حصہ-الف)

سبھی 10 سوالوں کے جواب دیجئے۔(جواب 50 الفاظ سے زیادہ نہ ہو) ہر سوال کے 2 نمبر ہیں۔

SECTION–B

Note : Answer any five questions out of seven (Answer limit 200 words). Each question carries 8 marks. **(8 × 5 = 40)**

(حصہ-ب)

7 میں سے کن ہی 5 سوالوں کے جواب دیجئے۔(جواب 200 الفاظ سے زیادہ نہ ہو)ہر سوال کے 8 نمبر ہیں۔

SECTION–C

Note : Answer any two questions out of four (Answer limit 500 words). Each question carries 20 marks. **(20 × 2 = 40)**

(حصہ-ج)

4 میں سے کن ہی 2 سوالوں کے جواب دیجئے۔(جواب 500 الفاظ سے زیادہ نہ ہو)ہر سوال کے 20 نمبر ہیں۔

SECTION–A

(حصہ-الف)

1 مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زیادہ سے زیادہ 50 الفاظ میں تحریر کیجئے۔ تمام مختصر سوالات کے نمبر برابر ہیں۔

(i) میر امّن کی داستان کا نام تحریر کیجئے۔

(ii) ناول کون سی زبان کا لفظ ہے؟

(iii) افسانہ کون سے ادب کے زیرِ اثر اردو میں آیا؟

(iv) ڈرامہ کے دو اجزائے ترکیبی لکھئے۔

(v) ''فسانۂ عجائب'' کے مصنف کا نام کیا ہے؟

(vi) عصمت چغتائی کے دو افسانوں کے نام لکھئے۔

(vii) ''دستان کے افسانے تک'' کے مصنف کون ہیں؟

(viii) ڈرامہ ''انارکلی'' کے دو کرداروں کے نام تحریر کیجئے۔

(ix) منٹو کے کن ہی دو افسانوں کے نام لکھئے۔

(x) راجندر سنگھ بیدی کہاں پیدا ہوئے؟

SECTION–B

(حصہ-ب)

نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات میں سے کوئی پانچ (5) سوالوں کے جواب دیجئے۔ ہر سوال کا جواب (دوسو) (200) الفاظ سے زیادہ نہ ہو۔

2 مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق تحریر کیجئے:

(الف)

''میرا حال جتنا میں بیان کر چکی ہوں اتنا ہی کہہ کے چھوڑ دوں اور اس کے بعد یہ کہہ دوں کہ

بس اس کے بعد میں آوارہ ہوگئی، اس سے یہ خیال پیدا ہوگا کہ کمبخت اودماتی تھی شادی ہونے میں دیر ہوئی۔ کسی سے آنکھ لگا کے نکل آئی اس نے چھوڑ دیا کسی اور سے آشنائی کی اس سے بھی نہ بنی آخر رفتہ رفتہ یہی پیشہ ہوگیا واقعی اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں بہت سی بہو بیٹیوں کو خراب ہوتے دیکھا اور سنا اس کے سبب بھی کئی ہوتے ہیں۔''

(ب)

''وہ سپوت جو اس کے پیٹ میں پل رہا تھا اس کی سوندھی مٹّی کے شوق کو بڑھاتا ہی گیا اس کی زبان پر نمک چھڑکا گیا کوفین لگائی گئی مگر کسی سزا سے مٹی کی چاٹ نہ گئی۔ کسی نے رائے دی ''چڑیل کی زبان جلادو'' کسی نے ترکیب بتائی سوئیاں چبھودو کمبخت کے، مگر کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔ جب وہ مٹی کھاتی پکڑی جاتی تو منجو اس کے منہ پر طمانچے مارتی کہ ہونٹ کٹ کر خون نکل آتا مگر وہ کچھ نہیں تو کوئلے ہی چبا جاتی دیوار پر سے چونا ہی ناخنوں سے کھرچ کر کھالیتی۔''

3 ''باغ و بہار'' کا تنقیدی مطالعہ پیش کیجئے۔

4 اردو افسانے کی تاریخ پر نوٹ تحریر کیجئے۔

5 عصمت چغتائی کا ناول ''ٹیڑھی لکیر'' کا جائزہ لیجئے۔

6 اردو ناول کی تاریخ پر اظہارِ خیال کیجئے۔

7 ڈرامہ ''انارکلی'' کا خلاصہ تحریر کیجئے۔

8 منٹو کی افسانہ نگاری کا جائزہ پیش کیجئے۔

SECTION–C

(حصہ–ج)

ہدایت: مندرجہ ذیل سوالات میں سے صرف 2 کے جواب زیادہ سے زیادہ پانچ سو (500) الفاظ میں تحریر کیجئے۔

9 مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک اقتباس کی تشریح مع حوالہ کے کیجئے:

(الف)

''شہ زادے کے دیکھتے ہی کوتا مالک سے بولا: اے شخص! کواکب بخت تیرا افلاس کے برجِ تیرہ سے نکلا، نصیب چمکا۔ طالع برسرِ یاری و زمانہ آمادۂ مددگاری ہوا۔ دیکھ! ایسا شہ زادۂ حاتم شعار ابرِ گہر بار متوجہ اس مشت پَر، ذرّۂ بے مقدار پر ہوا ہے۔ وہ بے کار رشے کارگاہِ بے ثبات میں ہوں، جس کا طالب نہیں کہیں۔ بہ حدے کہ جانور ہوں اور بلّی کا کھاجا نہیں۔ مگر جو یہ نظر عنایت کرے: ابھی تیرا ہاتھ پر مر ہو، دامن گہر سے بھرے۔''

(ب)

''پہلی اپریل تک استاد منگو نے جدید آئین کے خلاف اور اس کے حق میں بہت کچھ سنا مگر اس کے متعلق جو تصور وہ اپنے ذہن میں قائم کر چکا تھا، بدل نہ سکا۔ وہ سمجھتا تھا کہ پہلی اپریل کو نئے قانون کے آتے ہی سب معاملہ صاف ہو جائے گا اور اس کو یقین تھا کہ اس کی آمد پر جو چیزیں

نظر آئے گی ان سے اس کی آنکھوں کو ضرور ٹھنڈک پہنچے گی۔ آخر کار مارچ کے اکتیس دن ختم ہو گئے اور اپریل کے شروع ہونے میں رات کے چند خاموش گھنٹے باقی رہ گئے۔ موسم خلاف معمول سرد تھا اور ہوا میں تازگی تھی۔ پہلی اپریل کو صبح سویرے استاد منگو اٹھا اور اصطبل مں ی جا کر تانگے مں ی گھوڑے کو جوتا۔ اور باہر نکل گیا۔ اس کی طبیعت آج غیر معمولی طور پر مسرور تھی۔ وہ نئے قانون کو دیکھنے والا تھا''۔

(ج)

غرض آدمی کا شیطان آدمی ہے۔ ہر دم کے کہنے سننے سے اپنا بھی مزاج بہک گیا۔ شراب، ناچ اور جوئے کا چرچا شروع ہوا۔ پھر تو یہ نوبت پہنچی کہ سوداگری بھول کر تماش بینی کا اور دینے لینے کا سودا ہوا۔ اپنے نوکر اور رفیقوں نے جب یہ غفلت دیکھی جو جس کے ہاتھ پڑا، الگ کیا، گویا لوٹ مچا دی۔ کچھ خبر نہ تھی کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے، کہاں سے آتا ہے اور کدھر جاتا ہے؟ مالِ

مفت دل بے رحم۔ اس درخرچی کے آگے اگر گنج قارون کا ہوتا تو بھی وفا نہ کرتا۔ کئی برس کے عرصے میں ایک بارگی یہ حالت ہوئی کہ فقط ٹوپی اور لنگوٹی باقی رہی۔ دوست آشنا جو دانت کاٹی روٹی کھاتے تھے اور چمچا بھر خون اپنا ہر بات میں زبان سے نثار کرتے تھے، کافور ہو گئے۔''

10 پریم چند کی ناول نگاری پر مفصل نوٹ تحریر کیجیے۔

11 ''واردات'' کا تنقیدی مطالعہ پیش کیجیے۔

12 محمد حسین کی ڈرامہ نگاری کا جائزہ لیجیے۔